جلد ۵۰/۱۵ | ۵ شہادت ۱۳۴۰ ہش | ۵ اپریل ۱۹۶۱ء | نمبر ۷۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق دعا کی تحریک

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی زندگی عطا کرے۔

—— آمین اللھم آمین ——

مغربی پاکستان میں اب تک دو کروڑ رقبہ سیم و تھور کی نذر ہو چکا ہے

صدر ایوب کی طرف سے سیم و تھور کے سدباب کے لئے ایک وسیع تر نیا منصوبہ بنانے کی ہدایت

لاہور ۴ اپریل۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کل مغربی پاکستان کی واٹر اینڈ پاور ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے ارباب اختیار کو ہدایت کی کہ صوبہ میں سیم و تھور زدہ اراضی کی اصلاح کے لئے ایک نیا ماسٹر پلان تیار کریں۔ صدر نے کہا یہ ماسٹر پلان چھ ہفتے کے اندر (۱۵ مئی تک) تیار ہو جانا چاہیئے۔ پھر ٹیکنیکل ماہرین کی ایک کمیٹی اس پلان کا جائزہ لے گی۔ اور اگر یہ قابل عمل تصور کیا گیا۔ تو اسے بلا تاخیر عملی جامہ پہنانے کے لئے مناسب انتظامات کئے جائیں گے۔

صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے کل دوپہر صوبائی دارالحکومت میں سیم و تھور کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے منعقدہ اعلیٰ سطح کی کانفرنس میں اس اطلاع پر تشویش کا اظہار کیا کہ اب تک صوبہ کی تقریباً دو کروڑ ایکڑ اراضی سیم و تھور سے متاثر ہو چکی ہے اور سالانہ ستر پچھتر ہزار ایکڑ رقبہ سیم و تھور کا شکار ہو رہا ہے۔ پھر آپ نے واپڈا کو مزید ہدایت کی کہ متذکرہ ماسٹر پلان کی میعاد زیادہ سے زیادہ دس سال ہونی چاہیئے۔ کیونکہ ہم زیادہ دیر تک اپنی زرعی اراضی کی تباہی کو برداشت نہیں کر سکتے۔ سیم و تھور کا مسئلہ ہماری زندگی اور موت کا مسئلہ بنتا جا رہا ہے۔

گورنر ہاؤس میں صدر ایوب کی صدارت میں منعقدہ یہ اعلیٰ سطح کی کانفرنس تقریباً ۲½ گھنٹے تک جاری رہی اور اس میں صوبائی گورنر ملک امیر محمد خاں وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر وزیر خوراک و زراعت لیفٹننٹ جنرل کے ایم شیخ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب ایندھن و قدرتی وسائل کے وزیر مسٹر ذوالفقار علی بھٹو، مرکزی محکمہ ایندھن و قدرتی وسائل کے سکرٹری مسٹر جی معین الدین مرکزی محکمہ خزانہ کے سکرٹری حافظ عبدالمجید حکومت مغربی پاکستان کے چیف سکرٹری مسٹر ایم خورشید اور واپڈا کے چیئرمین مسٹر غلام اسحٰق خاں کے علاوہ متعلقہ مرکزی و صوبائی محکموں کے اعلیٰ حکام نے شرکت کی۔

متحدہ عرب جمہوریہ کے سائنسدانوں اور تعلیمی ماہروں کا وفد امسال پاکستان آئیگا

دونوں ملکوں کے درمیان ثقافتی تبادلوں کے پروگرام پر عملدرآمد کے سلسلہ میں پہلا ٹھوس قدم

قاہرہ ۴ اپریل۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے وزیر تعلیم مسٹر احمد نجیب ہاشم نے انکشاف کیا ہے کہ عرب جمہوریہ کے سائنسدانوں اور تعلیمی ماہروں کا ایک وفد سال رواں کے آخر میں پاکستان کا دورہ کرے گا۔ مسٹر ہاشم نے ایک خصوصی ملاقات میں بتایا کہ عرب سائنسدانوں اور تعلیمی ماہروں کا یہ دورہ پاکستان اور عرب جمہوریہ کے درمیان ثقافتی تبادلوں کے پروگرام کے سلسلہ میں پہلا ٹھوس قدم ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ عرب جمہوریہ کے مصری علاقہ سے پانچ طالب علم پوسٹ گریجوایٹ تعلیم کے لئے اسی سال پاکستان روانہ ہو جائیں گے۔ جہاں وہ پاکستانی کالجوں میں تعلیم حاصل کریں گے۔ مسٹر ہاشم نے پاکستان پریس ایسوسی ایشن کے نمائندہ کو بتایا کہ حکومت پاکستان نے عرب جمہوریہ کی وزارت تعلیم کو مطلع کیا ہے کہ آئندہ سال بھی عرب جمہوریہ سے دس طلباء کو پاکستان میں تربیت کی سہولتیں دی جائیں گی۔ ان کے علاوہ چار پانچ اور عرب طلباء کو اپنے خرچ پر پاکستان کے ٹیکنیکل اداروں میں تربیت کی پیشکش کی گئی ہے۔ عرب جمہوریہ کے وزیر تعلیم نے کہا کہ پاکستان میں انقلاب کے بعد دونوں ملکوں کے تعلقات بہت بہتر ہو گئے ہیں۔ اور صدر ایوب کے دورہ عرب جمہوریہ اور صدر ناصر کے دورہ پاکستان سے تعلقات کو اور مستحکم کرنے میں مدد ملی ہے۔

فرانس میں ایسٹر پر ۴۸ ہلاک

پیرس ۴ اپریل۔ فرانسیسی حکام نے بتایا ہے کہ فرانس میں ایسٹر کے موقعہ پر سڑکوں کے حادثات میں کم از کم ۴۸ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ یہ اعداد و شمار صرف ہفتہ اور اتوار کے ہیں اور ان میں پیر کے دن کے حادثات شامل نہیں گزشتہ سال سرکاری اندازے کے مطابق دو دن کے حادثات کے دوران ۱۳۵ افراد ہلاک ہو گئے تھے۔ اس کے علاوہ سڑکوں کے حادثات میں بہت سے افراد مجروح ہوئے۔

یوگوسلاوی زرعی وفد راولپنڈی پہنچ گیا

راولپنڈی ۴ اپریل۔ یوگوسلاویہ کا زرعی وفد مشرقی پاکستان کے دورے کے بعد کل راولپنڈی واپس پہنچ گیا۔ راولپنڈی میں اپنی آمد کے فوراً بعد یوگوسلاوی وفد نے وزارت زراعت کے سکرٹری سے بات چیت کی۔

روسی وزیر سے برطانوی سفیر کی ملاقات

ماسکو ۴ اپریل۔ کل یہاں روس کے نائب وزیر خارجہ نے ماسکو میں برطانوی سفیر سے ملاقات کی۔ انہوں نے لاؤس میں جنگ ختم کرنے کے لئے روس اور برطانیہ کی مشترکہ اپیل پر بات چیت کی۔

پاک ہند ثقافتی کانفرنس کی سفارشات

نئی دہلی ۴ اپریل۔ سہ روزہ پاک ہند ثقافتی کانفرنس نے تجویز پیش کی ہے کہ دونوں ملکوں کے مصنفوں ادیبوں اور صحافیوں کو ایک دوسرے ملک کے لوگوں میں مفاہمت پیدا کرنے کی غرض سے کنونشنوں کا اہتمام کرنا چاہیئے۔ ثقافتی کانفرنس کا آخری اجلاس کل تھا۔ کانفرنس کی دس سفارشات کی ہیں۔ اور امید ظاہر کی ہے کہ دونوں ملکوں کی حکومتیں ایک دوسرے ملک میں رونما ہونے والے حادثات و واقعات کے بارے میں کچھ کہتے ہوئے ایسا لہجہ اختیار نہیں کریں گی جس سے عوام میں تلخی یا اشتعال پیدا ہوتا ہو۔ کانفرنس میں بھارت کے نائب صدر ڈاکٹر رادھا کرشنن کے علاوہ بعض دوسرے بھارتی اور پاکستانی مندوبین نے تقاریر کیں۔

بھارت کا جواب غیر تسلی بخش ہے

کراچی ۴ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان نے کچھ عرصہ قبل بھارت میں جبل پور اور دوسرے مقامات پر فرقہ وارانہ فسادات کے متعلق جو احتجاجی مراسلہ بھارت کو ارسال کیا تھا حکومت پاکستان اس کے جواب کا مطالعہ کر رہی ہے۔ با خبر ذرائع نے آج یہاں بتایا کہ بھارت کا جواب بظاہر تسلی بخش نہیں ہے۔ تاہم یہاں سرکاری طور پر کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا۔ بھارت کا جواب حال ہی میں نئی دہلی سے موصول ہوا ہے۔ ادھر حکومت پاکستان نے من مانے طریقے پر فرخا بند کی تعمیر پر بھارت سے احتجاج کیا ہے۔

—— واشنگٹن ۴ اپریل۔ امریکہ کے صدر جان کینیڈی مئی کے آخر میں فرانس کا سرکاری دورہ کریں گے۔

خطبہ جمعہ

نظامِ وصیّت کی اہمیّت اور عظمت اسی سے ظاہر ہے کہ اسے خدا تعالےٰ کے خاص الہام کے ماتحت قائم کیا گیا

اس نظام میں شامل ہونا دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عملی ثبوت ہے اور یہ اخلاص کے پرکھنے کا ایک خاص معیار ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۴ مئی ۱۹۲۸ء

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

ایک سال کے قریب ہوا میں نے اپنی جماعت کے دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ

وصیت کا معاملہ

نہایت اہم معاملہ ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے ایسی خصوصیت بخشی ہے اور اللہ تعالےٰ کے خاص الہامات کے ماتحت اسے قائم کیا ہے کہ کوئی مومن اس اہمیت و عظمت کا انکار نہیں کر سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قائم کردہ سارا انتظام ہی آسمانی اور خدائی اور الہامی نظام ہے۔ مگر وصیت کا نظام ایسا نظام ہے جسے خدا تعالےٰ کے خاص الہام کے ماتحت قائم کیا گیا ہے۔ باقی امور ایسے ہیں جو عام الہام کے ماتحت قائم کئے گئے ہیں۔ مگر

وصیت کا مسئلہ

ایسا ہے جو خاص الہام کے ماتحت قائم کیا گیا ہے۔ اور وصیت کا مسئلہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ایک عملی ثبوت ہے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد ایک اقرار تھا اس کے متعلق مومن کیا کرتا۔ کئی لوگ اس اقرار کو پورا کرنے کے لئے بڑی بڑی قربانیاں کرتے اور کئی یہ اقرار کر کے خاموش ہو جاتے پھر کئی ایسے ہوتے جو چاہتے کہ

دین کو دنیا پر مقدم

کریں۔ مگر اس کے لئے راہ نہ پاتے۔ اور انہیں معلوم نہ ہوتا کہ کیا کریں پھر بیسیوں تھے جنہوں نے اس اقرار کو پورا کیا۔ اور بیسیوں ایسے تھے جو حیران تھے کہ کیا کریں پھر اقرار کو پورا کرنے کی کوشش کر رہے تھے وہ نہیں جانتے تھے کہ ان کا اقرار پورا ہوتا ہے یا نہیں۔ ان کی مثال حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی سی تھی۔ جو کہ اپنے بھانجے پر جب ناراض ہوئیں۔ تو انہوں نے قسم کھائی اور کہا میں اس سے نہ بولوں گی اور اگر بولی تو کچھ صدقہ دوں گی۔ اس میں صدقہ کی انہوں نے تعیین نہ کی تھی۔ آخر صحابہ کے دخل دینے اور بھانجے کے معافی مانگ لینے پر انہوں نے اسے معاف کر دیا۔ اور اپنے ہاں آنے کی اجازت دے دی۔ اور اس کے لئے خاص طور پر صدقہ کرتیں۔ مگر باوجود اس کے حسرت کے ساتھ کہتیں معلوم نہیں میں نے جو اقرار کیا تھا وہ پورا ہوا ہے یا نہیں۔ میں نے صدقہ کی تعیین کیوں نہ کر دی۔ تو بہت سے لوگ حیران تھے کہ انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا جو اقرار کیا ہے۔ وہ پورا ہوا ہے یا نہیں۔ تب

خدا تعالےٰ کی رحمت

جوش میں آئی۔ اور اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ بتایا کہ جو لوگ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ ان کا اقرار پورا ہوا یا نہیں۔ ان کے لئے یہ وصیت کا طریق ہے۔ اس پر عمل کرنے سے وہ اپنے اقرار کو پورا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ

وصیت میں شرط

ہے کہ،

"خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔"

پس یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ طریق پر وصیت کرے اور اس پر قائم رہے مگر کامل الایمان نہ ہو۔ تو وہ لوگ جن کے دل پر عدم اطمینان تھا۔ اور وہ اس وجہ سے بے چین تھے کہ خبر نہیں کہ ان کا اقرار پورا ہوا ہے یا نہیں۔ ان کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالےٰ کے الہام کے ماتحت یہ رکھ دیا کہ وہ وصیت کریں چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی۔ اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھایا۔"

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ وصیت کرنا اور اس پر قائم رہ کر

بہشتی مقبرہ میں دفن ہونا

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے اقرار کو پورا کرنا ہے۔ اس وصیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حد بندی کر دی ہے۔ اور وہ یہ کہ زیادہ سے زیادہ ⅓ حصہ کی وصیت کی جائے اور کم از کم ¹⁄₁₀ حصہ کی۔ یہ تو مرنے کے بعد کے متعلق ہے۔ اور زندگی میں یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں انسان اس حد تک خرچ کر سکتا ہے کہ وہ رشتہ دار جو اس کے ذریعہ پل رہے ہوں انہیں دوسروں کے آگے ہاتھ نہ پھیلانا پڑے۔ اس شرط کے ماتحت خواہ وہ اپنا نصف مال دے دے یا تین چوتھائی دے دے۔ مگر اتنا دے کہ جن لوگوں کی پرورش اس کے ذمہ ہے وہ دوسروں کے محتاج نہ ہو جائیں۔

غرض حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ایک ذریعہ رکھا ہے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد کو پورا کرنے کا جس وقت آپ نے یہ طریق بیان کیا اسی وقت یہ بھی لکھ دیا تھا کہ

"ممکن ہے کہ بعض آدمی جن پر بدگمانی کا مادہ غالب ہو وہ ہمیں اس کارروائی میں اعتراضوں کا نشانہ بنا دیں اور اس انتظام کو اغراض نفسانیہ پر مبنی سمجھیں یا اس کو بدعت قرار دیں۔ لیکن یاد رہے کہ یہ خدا تعالےٰ کے کام ہیں۔"

چنانچہ مخالفین نے اس پر ہنسی اور تمسخر کیا اور کہا پاک پٹن کے بہشتی دروازہ کی طرح یہ بہشتی مقبرہ بنایا گیا ہے۔ حالانکہ اس دروازہ اور بہشتی مقبرہ میں بہت فرق ہے۔ اپنے مال کی وصیت کرنا علامت ہے نیکی اور تقوےٰ کی

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اقرار

چاہتا تھا کہ اس کا کوئی ظاہری ثبوت ہو۔ اس کی علامت وصیت رکھی گئی اور یہ دائمی قربانی ہے۔ یعنی جب تک انسان زندہ رہتا ہے اسے یہ قربانی کرنی پڑتی ہے۔ مگر دروازہ سے گزر جانا تو معمولی بات ہے۔ اس کے لئے کوئی قربانی نہیں کرنی پڑتی۔

تو وصیت معیار ہے مومنوں کے ایمان کو پرکھنے کا۔ مگر باوجود اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زور دینے کے بہت سے لوگ ہیں جو ابھی تک اس کی عظمت سے واقف نہیں۔ اور جس طرح قاعدہ ہے کہ جب کوئی نیا نظام اور مسئلہ جاری ہوتا ہے تو اکثر لوگ اس کے سمجھنے میں کوتاہی کرتے ہیں۔ اسی طرح بہت سے لوگوں نے

وصیت کے معاملہ کی حقیقت

کو بھی نہ سمجھا بلکہ انہوں نے بھی نہ سمجھا جن کے سپرد اس کا نظام کیا گیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ایسی ایسی وصیتیں کی گئیں کہ ایک شخص کی ماہوار آمدنی تو کئی سو کی تھی مگر اس کا مکان بہت معمولی حیثیت کا تھا۔ اس نے مکان کی وصیت کر دی اور لکھ دیا کہ اس کا ¹⁄₁₀ حصہ وصیت میں

دنیا سمجھا حالانکہ اگر اندازہ لگایا جاتا تو مکان کا وہ حصہ وصیت میں دیا گیا وہ اتنی مالیت کا بھی نہیں تھا کہ ماہوار آمدنی کا تیسواں حصہ ہی بن سکتا میں نے اس کی اصلاح کی میں نے کہا

مقبرہ بہشتی کی غرض

ہے کہ اس میں ایسے لوگوں کو جمع کیا جائے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں مگر کون خیال کر سکتا ہے کہ ایک شخص جو دو تین چار سو روپیہ ماہوار کماتا ہے مگر باپ دادا سے ورثہ میں آئے ہوئے معمولی مکان کے دسویں حصہ کی وصیت کر دیتا ہے، تو یہ اس کے لئے بہت بڑی قربانی ہے اور وہ ایسے مخلصوں میں شامل ہو جاتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں گے اور جن کے متعلق

آئندہ نسلوں کا فرض

ہوگا کہ خاص طور پر دعا کریں اگر ایسے آدمی کو کوئی مخلص اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے والا سمجھتا ہے اور وہ جھوٹا نہیں تو میں اسے بے وقوف ضرور کہوں گا اور سمجھا جائے گا کہ اس کے دماغ میں نقص پیدا ہو گیا ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصیت کا نظام تو اس لئے قائم کیا ہے کہ مخلصوں کی جماعت کو ایک جگہ اکٹھا کیا جائے مگر ان مخلصوں میں ایسے شخص کو شامل کیا جاتا ہے جو ہر مہینہ اپنے لباس یا کھانے یا اپنی بیوی بچوں کے لباس یا کھانے پر جتنا خرچ کرتا ہے اتنا یا اس سے بھی کم چندہ دے دیتا ہے یہ کامل الایمان ہونے کی علامت نہیں ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی ایسی وصیتیں نکلی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ماہوار آمدنی کو چھوڑ کر معمولی مکان کی وصیت کرنے کا طریق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منشاء کے مطابق نہ تھا مثلاً ایک شخص وصیت کرتا ہے جس کا معمولی مکان تھا اس نے اپنی وصیت میں لکھا کہ "اس وقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ملازم ہوں میری تنخواہ چار روپے ہے اس کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں ادا کرتا رہوں گا یا اگر آئندہ میری کوئی اور جائیداد یا تنخواہ بڑھ جائے تو اس کے متعلق بھی میری یہی وصیت ہے اور میرا ایک مکان ریاست مالیر کوٹلہ میں ہے وہ خاص میری ملکیت ہے اس میں اور کسی کا حصہ اور نہ حق ہے اس کے آٹھواں حصہ کی بھی انجمن احمدیہ مالک ہے"

چونکہ مکان آمد پیدا کرنے والا نہ تھا اس لئے اس وصیت کے لحاظ سے جائیداد نہ قرار دیا گیا تو وصیت کے لئے

دسویں حصہ سے مراد

اسی آمد کا دسواں حصہ ہے جس پر گزارہ ہو ایک زمیندار ہے اگر وہ اپنی زمین کا دسواں حصہ وصیت میں دے دیتا ہے تو وہ وصیت کا حق ادا کر دیتا ہے کیونکہ اس کے گزارہ کا ذریعہ زمین ہی ہے مگر ایک ملازم جو تین چار سو ماہوار تنخواہ پاتا ہے یا ایک تاجر جسے تجارت کی آمدنی ہے وہ اگر وصیت میں صرف مکان کا کچھ حصہ دے کر پچاس یا ساٹھ یا سو روپیہ دے دیتا ہے تو وہ وصیت کے منشاء کو پورا نہیں کرتا وصیت کے لحاظ سے وہ جائیداد والا نہ تھا اس کی آمد تھی ایسے آمد سے وصیت کا حصہ دینا چاہیئے تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو،

ترکہ کا لفظ

رکھا ہے یعنی وصیت کرنے والے کے تمام ترکہ سے مقررہ حصہ وصیت میں دیا جائے پھر کیا اگر کوئی شخص صرف دھوتی اور کرتہ چھوڑ دے تو اس کو اس کا ترکہ قرار دیا جائے گا اور پھر اس کا دسواں حصہ لے کر سمجھ لیا جائے گا کہ اس نے وصیت کا حق ادا کر دیا پس جب کپڑوں کا ایک جوڑا بھی ترکہ کہلا سکتا ہے تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو یہ فرمایا ہے کہ

"ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائیداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے"۔

اس کا کیا مطلب ہوا کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء جائیداد نہ ہونے سے یہ تھا کہ ایسا شخص جو ننگا پھرتا ہو اسے بغیر وصیت کے دفن کیا جائے دنیا کے ایک کنارہ سے دوسرے کنارہ تک چلے جاؤ کوئی ایسا انسان نظر نہ آئے گا جو اپنے پاس کچھ بھی نہ رکھتا ہو اپنے ارد گرد رسی ہی لپیٹے ہوئے ہوگا یا کیلے کے پتے ہی باندھے ہوئے ہوگا وہی اس کا ترکہ اور جائیداد ہوگی۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ کہنا کہ جس کی جائیداد نہ ہو اس کا تقویٰ اور خدمت دین دیکھی جائے گی بے معنی کلام ہو جاتا ہے کیونکہ یہ کبھی خیال میں بھی نہیں آ سکتا کہ ایک شخص دین کی بڑی خدمت کرنے والا بڑا متقی ہے مگر

مادر زاد ننگا

رہتا ہو اگر اس کے پاس لنگوٹی ہوگی تو وہی اس کا ترکہ ہوگا کیونکہ جو چیز انسان مرنے کے بعد قبر میں نہیں لے جاتا اور پیچھے چھوڑ جاتا ہے وہ اس کا ترکہ ہے پس اس طرح کوئی انسان ایسا نظر نہیں آتا جس کی کوئی جائیداد نہ ہو اگر لنگوٹی باندھے رہتا ہوگا تو اسے بھی مرنے کے بعد کفن پہنا دیا جائے گا اور اس کی لنگوٹی قبر سے باہر رہ جائے گی یا اگر اس کی پھٹی پرانی جوتی ہوگی اور وہ قبر سے باہر رہے گی تو وہی ترکہ ہوگا

پس یہ ناممکن ہے کہ کوئی ایسا انسان ملے جس کی ترکہ کے لحاظ سے کوئی جائیداد نہ ہو اور جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ لکھا ہے کہ جس کی جائیداد نہ ہو اس کے مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے کا اور طریق ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ

جائیداد نہ ہونے سے مراد

آمدنی کا نہ ہونا ہے یعنی جس کے گزارہ کی کوئی معین صورت نہ ہو اور وہ بغیر جائیداد کے وصیت کر سکتا ہے تھوڑے دن ہوئے مجھے رپورٹ پہنچی تھی کہ کسی شخص نے لکھا ہے وصیت کی اس تشریح کے ماتحت بہت سے لوگوں کو ابتلا آ رہا ہے مگر میرے نزدیک یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ جتنی وصیتیں اس تشریح کے بعد کی گئیں ہیں اتنی کبھی پہلے نہیں کی گئیں اگر ابتلا کا یہی ثبوت ہے تو میں کہوں گا کہ ..

"ایسا ابتلاء خدا کرے روز روز آئے"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

کہ خدا تعالے کے بعد اگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت کفر ہے تو خدا کی قسم میں بڑا کافر ہوں۔ پس اگر جماعت کے ابتلاء کا یہی ثبوت ہے کہ بہت لوگ صحیح طریق پر وصیتیں کرنے لگ گئے ہیں اور جنہوں نے پہلے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی ان میں سے ۱/۸ اور ۱/۳ حصہ تک کی وصیتیں کر رہے ہیں تو ایسا ابتلاء روز روز آئے ہاں ایسا شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ اسے ابتلاء آیا ہے مگر ابتلا تو تب کہا جائے جب اس بارہ میں

کسی قسم کا جبر

کیا جائے لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ وصیت کے کرانے کے لئے جبر کیا جاتا ہے یہ ایک نیکی ہے جو کر سکتے ہیں کریں اگر کوئی کہے میں ظہر یا عصر کی چار رکعت نہیں پڑھ سکتا دو پڑھوں گا تو ہم اسے کہیں گے نماز پڑھنا چاہتے ہو تو چار ہی پڑھو اس میں فائدہ ہے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ چلو تم دو یا ایک ہی رکعت پڑھ لو کیونکہ یہ کسی کو نمازی بنانے کے لئے کافی نہیں نماز کے لئے ضروری ہے چار ہی پڑھے اسے کوئی ابتلاء نہیں کہہ سکتا اسی طرح وصیت کے بارے میں احمدی کے لئے ابتلاء کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں تیسری کوئی نہیں یا تو یہ کہ ہر ایک احمدی کو مجبور کیا جائے کہ وہ ضرور وصیت کرے تب کمزور لوگ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری آمدنی اتنی نہیں کہ ہم وصیت کر سکیں مگر وصیت

کرنا تو اپنی مرضی پر ہے اور یہ اخلاص کے پرکھنے کا معیار ہے۔

ایمان کا معیار

نہیں ہے ایمان کے لئے یہ کافی ہے کہ کوئی کہے میں خدا کو وحدہٗ لاشریک مانتا ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاتا ہوں کہ وہ خدا کے سچے نبی ہیں اور اپنے زمانہ کے مامور اور مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانتا ہوں جو شخص یہ اقرار کرتا ہے اسے کوئی

اسلام اور احمدیت

سے نہیں نکال سکتا اس کے اعمال خراب ہوں گے تو اسے خدا تعالے پکڑے گا مگر کسی کے اختیار میں نہیں ہے کہ اسے اسلام سے نکال دے ہاں اگر وہ ان امور کا جن پر اسلام کی بنیاد ہے انکار کرے گا تو خود اسلام سے نکل جائے گا البتہ

مقررہ نظام

سے آدمی کو نکالا جاتا ہے اگر وہ ایسا کام کرے جس سے تفرقہ پیدا ہوتا ہو کوئی فتنہ برپا ہوتا ہو تو اسے جماعت سے علیحدہ کیا جاتا ہے مگر احمدیت سے نہیں نکالا جاتا اور جماعت سے نکالنے اور احمدیت سے علیحدہ کرنے میں فرق ہے اس کی مثال ایسی ہی ہے کہ جب کسی کا بیٹا نافرمان ہو جائے تو اسے عاق کر دیا جاتا ہے مگر یہ نہیں کہا جاتا کہ وہ بیٹا ہی نہیں رہا وہ نطفہ تو اسی کا ہوتا ہے ہاں مل کر کام نہ کرنے کی وجہ سے اسے علیحدہ کر دیا جاتا ہے اسی طرح جسے جماعت سے نکالا جاتا ہے اسے احمدیت سے نہیں نکالا جاتا جب تک کہ وہ اپنے [illegible] آپ کو احمدی کہتا ہے تو

وصیت کے متعلق

اگر مجبور کیا جاتا ہو تب کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ ٹھوکر کا باعث ہے

یا جو روپیہ وصیت کا آتا ہو وہ کسی ایک شخص کی جائیداد بن رہا ہو میرے یا میرے بیوی بچوں پر خرچ ہوتا ہو تو کوئی کہہ سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو اس روپیہ کو

دین کی اشاعت

کے لئے خرچ کرنے کو کہا ہے مگر ایسا نہیں ہوتا پس اگر یہ روپیہ دین کے لئے لیا جاتا ہے اور دین پر خرچ کیا جاتا ہے تو پھر یہ کہنے سے کہ وصیت خاص لوگوں کے لئے ہے اور ان لوگوں کے لئے ہے جو

خاص قربانی

کہ کے خاص درجہ حاصل کریں تو اس میں ابتلاء کی کونسی بات ہے۔ یہ ایسی ہی بات ہے کہ گورنمنٹ ایف اے میں اس طالب علم کو داخل کرتی ہے جو انٹرنس پاس ہو اب کوئی انٹرنس تو پاس نہ کرے اور کہے گورنمنٹ مجھے ایف اے میں داخل نہیں ہونے دیتی اور مجھ پر بڑا ظلم کرتی ہے تو یہ ظلم کس طرح ہوا جب تک ایف اے میں داخل ہونے کی شرط نہ پوری کی جائے اس وقت تک داخلہ کی اجازت کس طرح مل جائے

پس ابتلاء کی کوئی بات نہیں جس شخص نے یہ بات لکھی ہے اسے ابتلاء آیا ہو تو خیر نہیں لیکن اوروں کو ہنسی آیا بلکہ وصایا میں بہت زیادہ ترقی ہوتی ہے

اس وقت میں پھر دوستوں کو بتانا چاہتا ہوں کہ اگر ان میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ وہ کونسا کام کرے کہ اسے پتہ لگ جائے وہ دین کو دنیا میں مقدم کر رہا ہے تو وہ علاوہ اور اصلاح کے اپنے مال کے کم از کم ۱/۱۰ حصہ کی اور زیادہ سے زیادہ ۱/۳ حصہ کی وصیت کرے اگر اس کا گزارہ تنخواہ پر ہو تو تنخواہ کے حصہ کی کرے اور اگر جائیداد کی آمدنی پر ہے تو اس کی کرے۔ اسکے بعد وہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی لوگوں میں رکھا جائیگا۔ جو ایفاء عہد کرتے ہیں۔

ترسیل چندہ جات ماہ رواں

صدر انجمن احمدیہ کا مالی سال ختم ہونے میں اب صرف چند دن باقی ہیں۔ لیکن ابھی تک تدریجی بجٹ میں مبلغ ڈیڑھ لاکھ روپے کے قریب کمی ہے۔ یعنی اس سال کا بجٹ پورا ہونے کے لئے ماہ اپریل کے چندہ کے علاوہ گذشتہ بقایاؤں میں سے کم از کم ڈیڑھ لاکھ روپیہ وصول ہونا چاہیئے۔ خاکسار کو پختہ یقین ہے کہ حسب سابق یہ کمی اس سال بھی پوری ہو جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ کیونکہ ہر سال ماہ اپریل میں عام مہینوں کی نسبت بہت زیادہ وصولی ہوا کرتی ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ

اوّل:۔ تمام جماعتیں ان چند دنوں میں غیر معمولی جوش اور محنت سے کام کریں۔ تا چندہ عام۔ حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کے زیادہ سے زیادہ بقائے وصول ہو کر ہر جماعت کا بجٹ پورا ہو جائے۔

دوم:۔ تمام وصول شدہ رقم ۳۰ اپریل سے پہلے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہو جائے۔ اس غرض کے لئے تمام سیکرٹریان مال سے التماس ہے۔ کہ ۱۲ اپریل تک جتنی رقم بھی وصول ہو۔ وہ ۱۵ اپریل تک ضروری مرکز میں بھجوا دی جائے۔ اس میں توقف نہ ہو پھر ۱۸ اپریل تک جو رقم وصول ہو۔ وہ ۲۰ اپریل تک بھجوا دی جائے۔ اس کے بعد جو رقوم وصول ہوں وہ ساتھ کے ساتھ بھجوائی جاتی رہیں۔ حتیٰ کہ ۳۰ اپریل کو وصول ہونے والی رقوم بھی اگر ہو سکے تو اسی دن بھیج دی جائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

اعلان برائے دُعا

مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ انور آباد ضلع لاڑکانہ کی طرف سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی کہ مکرم مولوی خیر محمد صاحب معلم وقف جدید بیمار ہیں اور ان کی حالت بہت خراب ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کلی عطا فرمائے تاکہ وہ خدمت دین کا کام حسب سابق تن دہی سے کر سکیں

(ناظم ارشاد وقف جدید)

قادیان جانیوالے احباب کیلئے ضروری ہدایت

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

بعض مصالح کے تحت فیصلہ کیا گیا تھا۔ کہ جو اصحاب اپنے عزیزوں کی ملاقات یا شعائر اللہ کی زیارت کے سلسلہ میں قادیان جائیں۔ وہ نظارت خدمت درویشان سے اس کی باقاعدہ تحریری منظوری لے کر جائیں۔ اب دیکھا گیا ہے کہ کچھ عرصہ سے اس ہدایت کی کما حقہٗ پابندی نہیں ہو رہی۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا جملہ احباب جماعت کو پھر توجہ دلائی جاتی ہے کہ احباب اس کی پابندی اختیار فرمائیں۔

اجازت حاصل کرنے کے سلسلہ میں جو درخواست نظارت ہذا میں بھجوائی جائے اس پر امیر مقامی کی سفارش کا ہونا ضروری ہے۔ (ناظر خدمت درویشان)

نقد و نظر

حج بیت اللہ

مرتبہ مکرم مسعود احمد خورشید۔ درس کتابی تقطیع کے ۱۷۶ صفحات کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی عمدہ۔ مجلد۔ خوبصورت گرد پوش۔ ناشر الحاج مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری مطبوعہ ایجوکیشنل پریس کراچی قیمت چار روپیہ۔ گولبازار ربوہ الشرکۃ الاسلامیہ سے مل سکتی ہے۔ در اصل یہ حرمین الشریفین کا دلچسپ سفرنامہ ہے۔ جو مرتب نے ایک مسلسل روئیداد کی صورت میں اپنے سفر حج بیت اللہ کے متعلق لکھا ہے۔ اس میں قابل مرتب نے نہ صرف حج بیت اللہ شریف کے سفر کے حالات حج کا فلسفہ۔ مناسک حج کی ادائیگی کے طریقے مسنون اور قرآنی دعائیں اور دیگر ضروری امور بیان کئے ہیں بلکہ نہایت دلچسپ پیرائے میں ان تمام واردات کا ذکر کیا ہے جو مرتب کو حج کے سلسلہ میں پیش آئے کتاب کو جا بجا ضروری مقامات کے فوٹوؤں سے مزین کیا گیا ہے۔ اس طرح یہ کتاب جہاں حج کے متعلق پوری معلومات بہم پہنچاتی ہے وہاں ایک دلآویز سفرنامہ کا کام بھی دیتی ہے اور نہ صرف حج کے لئے جانے والوں کی پوری رہنمائی کرتی ہے۔ بلکہ عام مطالعہ کے لئے بھی ایک دلچسپ کتاب بن گئی ہے اور انسان ایک دفعہ شروع کر کے تمام کتاب ختم کئے بغیر نہیں چھوڑتا۔ طرز بیان نہایت دلکش ہے اور ہماری رو سے میں حج پر جتنی کتابیں اردو زبان میں لکھی گئی ہیں۔ ان میں سے یہ کتاب اپنی نوعیت میں منفرد حیثیت رکھتی ہے چاہیئے کہ کوئی لائبریری اور گھرانہ اس سے خالی نہ رہے۔

گورو گرنتھ صاحب اور اسلام

(تاریخ تعلیم اور اسلامی عناصر)

مصنفہ ابوالامان امرتسری۔ تقریباً ساڑھے چھ سو صفحات کی ضخیم کتاب ہے جس کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ گورو گرنتھ صاحب کی تدوین اور اسکی تاریخی ارتقائی منازل کے متعلق ایک محققانہ بیان ہے۔ جس کی بنیاد گرو گرنتھ صاحب کے کئی نسخوں اور سکھ ودوانوں کی تحریروں پر ہے۔ یہ حصہ خاص طور پر نہایت دقت نظر اور محنت سے لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے اس میں گورو گرنتھ کا علمی رنگ میں مکمل تجزیہ کیا گیا ہے۔ ہمارے علم میں سکھ ودوانوں کی بھی اس وقت کوئی ایسی تصنیف نہیں آئی۔ جس میں گورو گرنتھ صاحب کے متن کے متعلق ایسی گہری تحقیقی نظر ڈالی گئی ہے مصنف نے نہ صرف ان تمام شخصیتوں کی وضاحت کی ہے۔ جن کا کلام گورو گرنتھ صاحب کی زینت ہوا ہے۔ بلکہ ہر بانی اور شبد کو لے کر مختلف راگوں کے زیر عنوان نہایت اچھی تالیف قائم کی ہے۔

کتاب کے دوسرے حصے میں مصنف نے گورو نانک دیو کے شبدوں اور بانیوں کو اور قرآن کریم اور احادیث پیش کر کے ثابت کیا ہے کہ گورو نانک دیو نہ صرف اسلام سے متاثر تھے بلکہ ان کی تعلیمات اسلام کا ہی خلاصہ ہیں۔ مصنف نے گورو جی کے شبدوں میں جہاں جہاں اسلامی توحید کا انداز پایا جاتا ہے اچھی طرح وضاحت کی ہے مثلاً لم یلد ولم یولد کے خیال کو ظاہر کرنے کے لئے گورو جی کے مندرجہ ذیل قول کو پیش کیا گیا ہے۔

[illegible] (۳)

(۳) الغرض یہ ضخیم کتاب گورو گرنتھ صاحب کی انسائیکلو پیڈیا کی حیثیت رکھتی ہے مصنف نے جس محنت سے سکھ لٹریچر کے حوالوں سے کتاب کو مزین کیا ہے۔ وہ قابل قدر ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ یہ نہ صرف غیر سکھوں کے لئے سکھ مت کے متعلق بیش بہا معلومات بہم پہنچاتی ہے بلکہ خود سکھ ودوانوں اور عام مذہبی شوق رکھنے والے سکھوں اور طلبہ کے لئے بھی نہایت مفید ہے۔ اور ہمارا یقین ہے کہ اس کتاب کو سکھ لٹریچر میں خاص مقام دیا جائے گا

ناشر ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور قیمت ناشر ہذا سے مل سکتی ہے۔

فرعون مصر کی لاش اور قرآن مجید کی پیشگوئی

(از مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلاد عربیہ)

قسط نمبر ۲

(۴)

حضرت موسیٰ علیہ السلام دربار فرعون میں

حضرت موسیٰ علیہ السلام چالیس برس کی عمر میں داخل ہو چکے تھے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو نبوت و رسالت کے انعام سے نوازا۔ بنی اسرائیل پر فرعون کی طرف سے مظالم بڑھتے ہی جا رہے تھے۔ فرعون الحاد اور دہریت کا مجسم نمونہ تھا۔ اس طاغی اور باغی شہنشاہ کو تبلیغ کرنے کے لئے حضرت موسیٰؑ کو ارشاد ربانی ہوتا ہے اور ساتھ ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خواہش کے مطابق آپ کے ساتھ حضرت ہارونؑ آپ کے بھائی کو بھی آپ کی مدد کے لئے ارشاد ہوتا ہے:۔

اِذْهَبَا اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى (طٰہٰ)

"تم دونوں ہی فرعون کے پاس جاؤ کیونکہ اس نے سرکشی اختیار کر رکھی ہے"

حضرت موسیٰؑ و ہارونؑ نے خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ پیغام دیا کہ:

فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَلَا تُعَذِّبْهُمْ قَدْ جِئْنٰكَ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى (طٰہٰ)

"اے فرعون ہم دونوں یعنی موسیٰ و ہارون تیرے رب کے رسول ہیں۔ پس ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے اور ان کو تکلیف مت دے۔ ہم تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے ایک امتیازی نشان لے کر آئے ہیں۔ اور جو شخص اس ہدایت کی اتباع کرے گا۔ اس پر یقیناً سلامتی نازل ہوگی"

یہ وہ پیغام ربانی تھا جسے حضرت موسیٰؑ نے خدا تعالیٰ کے حکم سے فرعون مصر کو دیا۔ کیا ہی عظیم الشان پیغام ہے اور اس کی افادی حیثیت کو کس طرح اختصار اور اتم شرح کیا گیا ہے۔ یعنی اگر امن اور سلامتی کا حاصل کرنا مقصود ہے۔ تو پھر اس ہدایت کی اتباع کرو۔ مگر فرعون جس کی فطرت تانیہ ہی تمسخر و استہزاء تھی اس نے اس پیغام کو نظر انداز کر دیا۔ حضرت موسیٰؑ کو ساحر کہا گیا۔ فرعون نے ملک کے طول و عرض میں حضرت موسیٰؑ کے خلاف فضا کو مکدر کر دیا۔ خدا کے مرسل حضرت موسیٰؑ کا پیغام صرف دو حرفوں میں یہ تھا کہ خدا تعالیٰ وحدہٗ لا شریک ہے۔ نیز بنی اسرائیل پر مظالم کو بند کیا جائے۔ مگر معاملہ بگڑتا گیا۔

آخر خدا تعالیٰ کی غیرت جوش میں آئی۔ خدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو فرعون کے لئے نو معجزات دئیے۔ جس کا ذکر سورہ النمل میں

فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهٖ

کے الفاظ میں آیا ہے۔ یہ نو معجزات مندرجہ ذیل تھے:۔

(۱) ید بیضاء (۲) عصا (۳) قحط (۴) اولادوں کا مر جانا (۵) طوفان (۶) ٹڈیوں کی کثرت سے فصلوں کی تباہی (۷) زیادہ سردی کی وجہ سے جوؤں کا معجزہ (۸) بارشوں کی کثرت سے مینڈک بہت زیادہ ملک میں ہو گئے۔ (۹) طاعون کی ایک قسم جس سے ملک میں تمام تباہی و بربادی تھی۔ لیکن فرعون اور اس کے ہمنواؤں کو اپنی دولت و ثروت پہ ناز تھا اس کا غرور بڑھتا گیا۔ اور جذبۂ انتقام پہلے سے بھی زیادہ بڑھ گیا۔ بنی اسرائیل کا مصر میں قیام ناممکن ہو گیا۔ قارون اور ہامان کے خزانے بنی اسرائیل کو ختم کرنے کے لئے کھول دئیے گئے۔ ان حالات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ہجرت کرنے کا عزم صمیم کر لیا۔ کیونکہ اس مشکل سے بچنے کا آخری اور فادی حل یہی تھا۔ نیز خداوند تعالیٰ نے حضرت موسیٰؑ کو عظیم الشان کامیابی دینی تھی۔ اور فرعون کو غرق کرنا تھا۔

(۵)

حضرت موسیٰؑ و غرقابی فرعون

اب حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا یہ واقعہ جاء الحق وزھق الباطل کے دور میں داخل ہو گیا۔ ایک طرف خدا کا مرسل۔ اور دوسری طرف فرعون مصر جس کا نام منفتاح تھا (جس فرعون نے حضرت موسیٰ کی پرورش کی تھی اس کا نام رعمسیس تھا۔ جو فرعون منفتاح کا والد تھا) حضرت موسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ پہ توکل کرتے ہوئے بنی اسرائیل کو لے کر مصر سے ہجرت کرتے ہوئے وادی سینا کو روانہ ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو بڑی کامیابی سے بحر قلزم سے گذار دیا جبکہ دریا خشک تھا۔ چنانچہ اس کا ذکر خروج میں یوں آیا ہے۔

"اور بنی اسرائیل دریا کے بیچ میں سے سوکھی زمین پر ہو کے گذر گئے اور پانی کی ان کے دہنے اور بائیں دیوار تھی۔" (آیت ۲۲)

جونہی فرعون اور اس کے وزراء و حکام کو خبر پہنچی کہ ہمارا شکار ہاتھوں سے نکل گیا اور بنی اسرائیل ہجرت کر کے جا رہے ہیں۔ فرعون اور اس کے لشکر نے جو اسلحے سے لیس تھا اس کا تعاقب کیا۔

مصریوں نے پیچھا کیا۔ اور ان کا پیچھا کئے ہوئے وہ اور فرعون کے سب گھوڑے اور اس کی گاڑیاں اور اس کے سوار دریا کے بیچوں بیچ تک آئے۔ اور خداوند نے موسیٰؑ سے کہا کہ اپنا ہاتھ دریا پہ بڑھا۔ اور دریا صبح ہوتے اپنی قوت اصلی پہ ہو آیا اور مصری اس کے آگے بھاگے اور خداوند نے مصریوں کو دریا میں ہلاک کیا اور پانی پھرا۔ اور گاڑیوں اور سواروں اور فرعون کے سب لشکر کو جو ان کے پیچھے دریا کے بیچ آئے تھے چھپا لیا۔ اور ایک بھی ان میں سے باقی نہ چھوٹا۔" (خروج)

"سو خداوند نے اس دن اسرائیلیوں کو مصریوں کے ہاتھ سے یوں بچایا اور اسرائیلیوں نے مصریوں کی لاشیں دریا کے کنارے پہ دیکھیں۔" (خروج)

جس سمندر سے حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل بخیریت تمام گذر جاتے ہیں۔ اسی سمندر میں فرعون اور اس کی جملہ افواج غوطے کھاتی ہوئی غرق ہو جاتی ہیں۔ سمندر کی متلاطم امواج نے فرعون کی لاش کو سمندر کے کنارے پہ لا پھینکا۔ بائیبل فرعون کی لاش کا ذکر تک نہیں کرتی۔ مگر قرآن کریم جہاں اس کی غرقابی اور لاش کے سمندر سے باہر آ جانے کا ذکر کرتا ہے وہاں یہ عظیم الشان پیشگوئی بھی کرتا ہے کہ اس فرعون کی لاش ہمیشہ محفوظ رہے گی۔

(۶)

جس وقت فرعون بحر امواج میں غوطے کھا رہا تھا اور وہ اپنی موت اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے آہ بھرتے ہوئے کہا

اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ بَنُوْۤا اِسْرَآءِيْلَ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (یونس)

"میں ایمان لے آیا ہوں اس ہستی پہ جس پہ بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ اس کے سوا کوئی بھی معبود نہیں ہے اور میں فرمانبرداروں میں سے ہوں"

کس قدر ذلت اور رسوائی ہے جس قوم سے اس نے مظالم کئے اور انسانیت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کئی خاندان کے چشم و چراغ کو تباہ کیا وہ اس قوم کا نام لیتے ہوئے کہتا ہے کہ میں اس کے خدا پہ ایمان لاتا ہوں۔ مگر قدرت فرماتا ہے:۔

آٰلْـٰٔنَ وَقَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ۔

کیا تو اب ایمان لاتا ہے حالانکہ تو نے اس سے پہلے نافرمانی کی تھی۔ اس لئے اے فرعون تو ایک ظالم جلاد ہے تجھے دائمی عذاب یہ دیا جاتا ہے

فَالْيَوْمَ نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ خَلْفَكَ اٰيَةً

آج ہم تیری لاش کو محفوظ رکھتے ہیں تاکہ تو آنے والے لوگوں کے لئے باعث عبرت ہو اور خدا تعالیٰ کی ہستی پہ امتیازی دلیل ناطق۔

وہ فرعون جو بنی اسرائیل کو کہا کرتا تھا

اَنَا رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى

کہ میں تمہارا رب اعلیٰ ہوں وہ غرق ہوا۔ اور رہتی دنیا کے لئے مقام عبرت بنا۔ اس فرعون کی غرقابی دراصل ہر اس فرعون کی غرقابی ہے جو دنیا میں ظلم کرتا ہے۔

قرآن کریم کی اس آیت میں عظیم الشان لفظی و معنوی بلاغت پائی جاتی ہے اور اس کا ایک ایک لفظ اپنے اندر حقائق اور واقعات کو لئے ہوئے ہے۔ جہاں لفظ الیوم میں فرعون کی بے بسی نظر آتی ہے وہاں لفظ ننجیک میں خدا تعالیٰ کی گرفت نظر آتی ہے۔ ببدنک میں پیشگوئی حقیقت کے رنگ میں ظاہر ہوتی۔ چنانچہ آج اس کی نعش قیمتی شفاف اور مضبوط شیشہ کے صندوق میں رکھی ہوئی ہے۔

لتکون میں فرعون کا ماضی مستقبل اور حال دکھایا گیا۔ "لمن خلفک آیۃ" میں انقلاب عالم کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے کئی زائرین کو دیکھا کہ وہ اس لاش کو بڑے اہتمام سے دیکھتے ہیں۔ اس لاش کے دیکھنے کے لئے ٹکٹ تقریباً پانچ روپے کا لینا پڑتا ہے جبکہ عجائب گھر کے دوسرے حصہ کے لئے ٹکٹ چند پیسوں کا لینا پڑتا ہے

وَفِيْ ذٰلِكَ عِبْرَةٌ وَّتَذْكِرَةٌ لِّمَنْ لَّهٗ عَيْنَانِ ؞

ولادت

مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۶۱ء کو اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک اور بھائی عطا فرمایا ہے۔ احباب نومولود کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اس کو دین و دنیا میں کامیاب کرے۔ میرا یہ بھائی حضرت ڈاکٹر محمد طفیل خان صاحب (بٹالوی) رضی اللہ تعالیٰ سابق جنرل پریذیڈنٹ قادیان کا پوتا اور محترم ملک غلام محمد صاحب بیرونی قلو رمز قصور کا نواسہ ہے۔

(وسیم احمد ابن ملک ناصر الدین خان صاحب بی اے)

عازمین حج بیت اللہ

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں مندرجہ ذیل احمدی احباب کی طرف سے اطلاع ملی ہے کہ وہ بفضل خدا امسال حج بیت اللہ کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان خوش بختاب کے ساتھ ہو۔ ان کی اس خاص عبادت و قربانی کو قبول فرمائے۔ اور بخیریت واپس لائے۔ آمین

جانے والے احباب کی خدمت میں درخواست دعا کے ساتھ یہ عرض ہے۔ کہ وہ حتی الوسع ایام حج میں اکٹھے رہنے کی کوشش فرمائیں۔ اور مکرم صالح عبد الصمد ساعاتی محلہ شامیاں مکہ مکرمہ کو اپنا معلم بنالیں۔ تاکہ اجتماعی دعاؤں کا موقعہ مل سکے۔ حج کے لئے تشریف لے جانے والے احباب کے نام مختصر کوائف حسب ذیل ہیں:۔

۱۔ ملک محمد عبد اللہ صاحب سابق نائب ناظر بیت المال ربوہ۔

آپ انشاء اللہ ۱۳ / مئی کو کراچی سے بحری جہاز میں روانہ ہوں گے۔

۲۔ ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب ڈسپنسری منٹگمری آپ بذریعہ ہوائی جہاز اپنی والدہ محترمہ کے ہمراہ تشریف لے جا رہے ہیں

۳۔ چوہدری الیاس الدین صاحب چک ۱۲۷ / ر ب بہلول پور ضلع لائلپور

آپ ۲ / اپریل ۱۹۶۱ء کو بذریعہ بحری جہاز روانہ ہو رہے ہیں

۴۔ مکرم پیر محمد صاحب مانگٹ اونچے تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ

آپ بھی ۲ / اپریل ۶۱ء کو بذریعہ بحری جہاز کراچی سے روانہ ہوں گے

۵۔ چوہدری جلال الدین صاحب چک ۲۶۵ / ای بی براستہ بورے والا ملتان

آپ ۲۳ یا ۲۵ اپریل کو "سفینہ" نامی جہاز پر روانہ ہوں گے۔

۶۔ مکرم علی محمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چک ۵۲ / گ ب لائلپور

(مہتمم اصلاح و ارشاد)

عسر اور یسر ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کے گھر کا خیال رکھنے والے مخلصین

ارشاد نبوی صلعم کے مطابق تعمیر مساجد میں حصہ لینا صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے۔ اس سلسلہ میں تازہ فہرست درج ذیل ہے۔ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے

۱۱۶۔	مکرم یوسف ایاز صاحب کھاریاں ضلع گجرات	۵ — ۰۰
۱۱۷۔	” شیخ ضیاء الحق صاحب چیف انجینئر گیمیٹ سندھ	۵ — ۰۰
۱۱۸۔	” سید لال شاہ صاحب امیر جماعت آنبہ کرم پورہ ضلع شیخوپورہ	۲۰ — ۱۲
۱۱۹۔	” محکم الدین صاحب ہسن باڈہ سندھ	۱۰ — ۰۰
۱۲۰۔	” عبد الحی صاحب بستی مندرانی ضلع ڈیرہ غازیخاں	۱۰ — ۰۰
۱۲۱۔	” مرزا عبد الرحمان صاحب کراچی	۳۷ — ۷۵
۱۲۲۔	” قریشی عبد الرحمٰن صاحب سکھر سندھ	۱۵ — ۰۰
۱۲۳۔	” ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب بذریعہ مکرم نذیر احمد خانصاحب منٹگمری شہر	۶۲ — ۵۰
۱۲۴۔	” ملک عبد المغنی صاحب راولپنڈی شہر	۵ — ۰۰
۱۲۵۔	” محترمہ شگفتہ صادقہ صاحبہ بنت مکرم عبد القیوم صاحب ربوہ	۵ — ۰۰
۱۲۶۔	مکرمہ والدہ صاحبہ مسعود احمد صاحب چک ۳۳ / ج ب ضلع سرگودھا	۱۵ — ۰۰
۱۲۷۔	مکرم جلیل محمد صاحب جلال پور جٹاں ضلع گجرات	۱۰ — ۰۰
۱۲۸۔	” عبد الرحیم صاحب جہلم شہر	۷ — ۰۶
۱۲۹۔	” عبد الرحمان صاحب ڈاکخانہ کھوڑی ضلع اٹک	۵ — ۰۰
۱۳۰۔	” عبد الرحمان صاحب چک ۲۶۷ / ر ب ضلع لائلپور	۵ — ۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے والد محترم میر محمد ابراہیم صاحب سابق پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پسرور (حال جنرل سیکرٹری) چار دن کی مختصر سی علالت کے بعد اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے ۶۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم نہایت بلند اخلاق۔ شفیق۔ ملنسار اور دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بزرگ تھے جملہ احباب و بزرگان سلسلہ سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے (بشیر احمد طاہر پسرور)

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران ۳۰ / اپریل ۱۹۶۲ء تک کے لئے منظور کئے گئے ہیں۔ احباب نوٹ فرمائیں

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ

شیخ خورشید احمد صاحب۔ سیکرٹری وصایا

” ” ” اصلاح و ارشاد

چنیوٹ ضلع جھنگ

سید سعید احمد صاحب پریذیڈنٹ

ہسن باڈہ ضلع لاڑکانہ

شیخ محمد حسین صاحب۔ سیکرٹری مال

فضل محمد خانصاحب۔ پریذیڈنٹ

اہلیہ محترمہ پیر محمد زمان شاہ صاحب مانسہرہ کی وفات

(از مکرم محمد عرفان صاحب اپیل نویس مانسہرہ)

یہ خبر رنج اور افسوس کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ محترم پیر محمد زمان شاہ صاحب ایڈووکیٹ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مانسہرہ ضلع ہزارہ کی اہلیہ صاحبہ ۲۳ / ۳ / ۶۱ کو لاہور ہسپتال میں لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد داغ مفارقت دے گئیں۔ ۲۴ / مارچ ۱۹۶۱ء کو ان کا جنازہ مانسہرہ لایا گیا بعد از نماز جمعہ پیر محمد زمان شاہ صاحب کی اقتداء میں جماعت ہائے احمدیہ مانسہرہ۔ ایبٹ آباد مالاکوٹ وغیرہ۔ دیگر ان نے جنازہ پڑھا۔ احباب مرحومہ کی بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔

پیر محمد زمان شاہ صاحب بھی سن رسیدہ ہونے کے علاوہ بیمار رہتے ہیں۔ ایسے وقت میں رفیقہ حیات کی جدائی ایک عظیم صدمہ ہے۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے ایک لڑکا اور ایک لڑکی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحومہ کا خاندان شیعہ ہے ضلع ہوشیار پور کے باشندے تھے۔ خاندان میں مرحومہ اور ان کے بھائی مقصود علی شاہ صاحب صرف دو احمدی ہوئے تھے۔ مقصود علی شاہ صاحب بھی مانسہرہ میں مقیم تھے جو پہلے فوت ہو چکے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ آمین۔

درخواستہائے دعا

(۱) میرے مخلص دوست خورشید الحق صاحب عباسی چند مشکلات میں ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ (نسیم احمد خاں جھنگ صدر)

(۲) برادرم عبد الرشید صاحب دہلوی کی اہلیہ صاحبہ چھ سات ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان صحت یابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(عبد الرحمٰن دہلوی دار الصدر غربی۔ ربوہ)

(۳) بندہ ایک نیا کاروبار شروع کرنے والا ہے اور کچھ مشکلات کا سامنا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم دینی و دنیاوی مشکلات سے نجات بخشے۔ اور کاروبار میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔ (ملک سعید احمد جاوید بارک مرچنٹ لاہور)

(۴) میری بڑی ہمشیرہ صاحبہ بیمار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (مرزا شریف احمد ایجنٹ اخبار الفضل بدوملہی ضلع سیالکوٹ)

ایک رسالہ کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے "احمدیہ گزٹ" کے نام سے ایک رسالہ شائع ہوا کرتا تھا۔ اس کے پرچہ محررہ ۱۱ / مارچ ۱۹۴۷ء میں بیعت کے متعلق سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ تعالیٰ بقاءہ کی ایک تقریر یا تحریر چھپی ہوئی ہے جسے پوری تفصیل کے ساتھ دیکھنے کی مجھے ضرورت ہے۔ اگر کسی صاحب کے پاس یہ رسالہ موجود ہو تو عاریتاً صرف ایک ہفتہ کے لئے بذریعہ رجسٹری پیکٹ خاکسار کے نام ارسال فرمائیں۔ بعد استفادہ شکریہ کے ساتھ رسالہ بصیغہ رجسٹری واپس کر دیا جائے گا۔

(خاکسار قاضی عبد الرحمٰن سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

پاکستان اور بھارت کے عوام میں کوئی تلخی نہیں

چین اور پاکستان کے سوا تمام ملک بھارتی پالیسی کو اہمیت دیتے ہیں (پنڈت نہرو)

نئی دہلی ۳ر اپریل۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے لوک سبھا میں کہا کہ پاکستان اور بھارت کے عوام کے درمیان کسی قسم کی تلخی باقی نہیں۔ البتہ سرکاری سطح پر بعض مسائل کے باعث وقتاً فوقتاً کشیدگی کا اظہار ہوتا رہتا ہے۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان کے ساتھ ہمارے مسائل نئے نہیں ہیں۔ پنڈت نہرو وزارت خارجہ کے مطالبات زر پر بحث کا آغاز کر رہے تھے۔

آپ نے کہا کہ بھارت کی غیر جانبداری کی پالیسی کامیاب رہی ہے۔ اور وہ ملک جو خود فوجی معاہدوں میں شریک رہے ہیں۔ آج بھارت جیسے ملکوں کی غیر جانبداری کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ پنڈت نہرو نے اس خیال کا اظہار کیا کہ امریکہ کی نئی حکومت کی پالیسی بھارت کی پالیسی سے زیادہ قریب ہے۔

پنڈت نہرو نے کہا کہ ہمارے مقصد کی صداقت اور حصول مقصد کیلئے ہم جو ذرائع اختیار کرتے ہیں۔ ان سے امریکہ اور روس جیسے ملک بھی متاثر ہوئے ہیں۔ یہ ملک اسے مانیں یا نہ مانیں لیکن ہماری بات خاص اہمیت کی حامل ہوتی ہے اور وہ اس پر سنجیدگی سے غور کرتے ہیں۔

بھارتی وزیر اعظم نے کہا کہ دوسرے ملک بھی ہماری باتوں کو اہمیت دیتے ہیں۔ صرف چین اور پاکستان ہی دو ایسے ملک ہیں جو ہماری باتوں کو اہمیت نہیں دیتے۔ بھارتی وزیر اعظم نے چین اور بھارت کے سرحدی تنازعہ کا ذکر بھی کیا اور امید ظاہر کی کہ چینیوں نے بھارت کے جس علاقہ پر غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے وہ خود بخود اس سے اپنی فوج ہٹا لیں گے۔

کانگو میں بھارتی دستوں کی آمد

الزبتھ ویل ۳ر اپریل۔ حکومت کاٹنگا کے ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ کانگو میں بھارتی فوجی دستوں کی آمد کا مطلب اعلان جنگ ہو سکتا ہے۔ حکومت کاٹنگا نے کل رات الزبتھ ویل میں اقوام متحدہ کے بھارتی دستوں کی آمد پر احتیاطی تدابیر اختیار کر لی ہیں۔

کوٹری کے حادثہ کی تحقیقات

کراچی ۳ر اپریل۔ گورنمنٹ انسپکٹر آف ریلویز مسٹر بی۔ اے۔ خان نے کوٹری ریلوے سٹیشن پر کراچی ایکسپریس کے حادثہ کی سرکاری تحقیقات کراچی میں شروع کی۔ یہ تحقیقات ڈویژنل آفس کراچی میں ہو رہی ہے۔ تحقیقات ۷ر اپریل تک جاری رہے گی۔ اور گواہوں کے بیانات لئے جائیں گے۔ آج ریلوے انسپکٹر نے بعض ریلوے ملازمین کی شہادتیں قلمبند کیں۔ کراچی میں تحقیقات کے پہلے روز کوئی غیر سرکاری فرد بیان دینے نہیں آیا۔

پاکستانی دستکاریوں کے سامان کی برآمد

راولپنڈی ۳ر اپریل۔ گزشتہ سال پاکستان نے ایک کروڑ روپے کی مالیت کے دستکاریوں کے سامان کی برآمد کی چھوٹی صنعتوں کی کارپوریشن کے مینیجنگ ڈائرکٹر نے پاکستان پریس ایسوسی ایشن کو بتایا۔ زیادہ تر مال امریکہ اور مغربی یورپ کے ملکوں کو بھیجا گیا۔

لوہے کا سامان ارزاں ہو رہا ہے

راولپنڈی ۲ر اپریل۔ وزیر تجارت مسٹر حفیظ الرحمن نے مشرقی پاکستان سے راولپنڈی جاتے ہوئے لاہور میں قیام کیا اور بازار میں اچانک بعض اشیاء کے بھاؤ پوچھے۔ وزیر تجارت نے دیکھا کہ لوہے و فولاد کی چیزیں سابقہ کنٹرول نرخوں سے کم قیمتوں پر فروخت ہو رہی ہیں۔ البتہ پائپ کی رسد کم تھی۔ مسٹر حفیظ الرحمن نے مختلف کاروباری حلقوں کے نمائندوں سے بھی ملاقاتیں کیں۔ وزیر تجارت کو یقین دلایا گیا کہ ضرورت کی اشیاء کی سپلائی کم نہیں ہونے دی جائے گی۔

قاہرہ میں اردو کا دو سالہ کورس

قاہرہ ۳ر اپریل۔ قاہرہ میں اسلامی علوم کے ادارے نے اردو کا کورس شروع کیا ہے۔ پاکستانی سفارت خانہ نے اپنے ایک اطلاعات یافتہ افسر مسٹر احمد الحسنی کی خدمات اردو کی کلاسیں شروع کرنے کے لئے ادارے کے سپرد کی ہیں۔ اردو کے کورس کی مدت دو سال ہوگی۔ اس کورس میں مصر اور دوسرے غیر ممالک کے ایسے طلباء کی ایک بہت بڑی تعداد شرکت کرے گی جو برصغیر پاک و ہند میں اسلامی ورثے سے روشناس ہونا چاہتے ہیں۔

امر قابل ذکر ہے کہ ادارہ ایشیاء اور افریقہ کے دوسرے مسلم ممالک کی زبانوں کے لئے اسی طرح کے کورس شروع کر رہا ہے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

صدر ایوب کا دورہ بھارت

نئی دہلی ۳ر اپریل۔ بھارت کی معتبر اخباری اطلاعات میں اس امکان کا اظہار کیا گیا ہے کہ صدر محمد ایوب خاں اس سال مئی میں بھارت کا دورہ کریں گے۔ ان اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر بروہی نے صدر ایوب کے ایک ہفتہ کے لئے دورہ بھارت کی تفصیلات اپنے عہدہ کا چارج دینے سے پہلے طے کر لی تھیں۔

دوسرے پنجسالہ منصوبے سے متعلق اقتصادی کانفرنس

راولپنڈی ۳ر اپریل۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں ۵ر اپریل کو ۴ بجے شام پاکستان کے دوسرے پنجسالہ منصوبے سے متعلق اقتصادی کانفرنس کا افتتاح کریں گے۔ اس کانفرنس کا انتظام قومی تعمیر نو کے ادارہ نے کیا ہے جس میں ملک کے ممتاز ماہرین اقتصادیات اور ماہرین امور مالیات کو مدعو کیا گیا ہے۔

کانفرنس کے عام اجلاس ۵ر اپریل سے ۸ر اپریل تک روزانہ ہوں گے۔ پہلے عام اجلاس کی صدارت وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب اور دوسرے اجلاس کی صدارت منصوبہ بندی کمیشن کے چیئرمین مسٹر جی احمد کریں گے۔ ۹ر اپریل سے ۱۲ر اپریل تک کانفرنس منصوبہ کے متعدد پہلوؤں پر جماعتوں کی صورت میں بحث کرے گی۔

اعلان نکاح

خاکسار کے لڑکے عزیزم (چوہدری) عنفود احمد کا نکاح ہمراہ حمیدہ بیگم بنت چوہدری ناظر علی خاں صاحب سابق نمبردار کھوکھر تحصیل بٹالہ حال چک $\frac{60}{ب}$ کھیم سنگھ والا ضلع لائلپور بعوض حق مہر مبلغ ۲۰۰۰ روپے — مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۲۴/۳/۶۱ بروز جمعۃ المبارک قبل نماز جمعہ مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے۔

(چوہدری) میاں خاں آف خان فتا پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ
مرڑ چک ۵۲ ضلع شیخوپورہ

اُن کی خوشبو اور مہک
جیسے — تازہ پھول
نرگس۔ گلاب۔ موتیا۔ چنبیلی۔ رات کی رانی اور آملہ کی بہترین خوشبو
★ شامنو ہیئر آئلز ★
— میں دستیاب ہیں —
خوبصورت پیکنگ اعلیٰ کوالٹی دماغ کو ٹھنڈک اور راحت پہنچانے والے
از مصنوعات شامنو
(زیر سرپرستی)
فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ ربوہ

دوائی خاص
عورتوں کی اندرونی امراض کا مکمل علاج تین روپے
مفید النساء
ایام کی باقاعدگی کے لئے تین روپے
حب مسان
سوکھا یا پرچھاواں کا علاج ۱/۷۵
بچوں کی چونڈی
دستوں کے روکنے کی بہترین دوائی شیشی ۷۵ پیسے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

اسلام میں ایک ہی فرقہ جنتی ہے
اس کی تفصیل کیلئے دیکھو
اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟
چوبیسواں ایڈیشن کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

زرعی مشنری کی درآمد کے لئے کافی زرمبادلہ کی تخصیص

وزیر صنعت کی طرف سے اقتصادی خوشحالی کے لئے زرعی پیداوار بڑھانے کی ضرورت پر زور

ڈھاکہ ۱۴ اپریل وزیر صنعت مسٹر ابوالقاسم خان نے زرعی پیداوار بڑھانے کی ضرورت پر زور دیا ہے تاکہ بہتر انسانی زندگی کے مسائل موثر طور پر حل ہو سکیں اور ملک کی اقتصادی خوشحالی میں اضافہ ہو سکے۔

وزیر صنعت کل صبح لاہور روانہ ہونے سے قبل تیج گاؤں کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے وزیر صنعت نے زور دیا کہ اقتصادی خوشحالی کے لئے ٹیوب ویل لگا کر نہروں کی آبپاشی اور پمپنگ مشینوں کے ذریعے صوبے کی بنجر اراضی کو زیر کاشت لائیں آپ نے کہا حکومت نے ٹریکٹر، ٹیوب ویل اور پمپنگ مشینیں درآمد کرنے کے لئے معقول مقدار میں غیر ملکی زرمبادلہ مہیا کر کے زراعت کے شعبے میں کافی مواقع مہیا کئے ہیں کاشتکاروں کو ان سہولتوں سے پوری طرح استفادہ کرنا چاہیئے اس کے علاوہ دیہی علاقوں میں کاشتکاروں کو سستی اور معقول قیمتوں پر کافی تعداد میں پاور پمپ مہیا کئے جائیں گے حکومت نے اس مقصد کے لئے محتاط غور و خوض کے بعد زرعی شعبے میں دوسرے پانچسالہ منصوبے میں توسیع کر دی ہے اور مشرقی پاکستان کے متعلق متعدد نئی سکیمیں شامل کی گئی ہیں مسٹر ابوالقاسم خان نے کہا اگر حکومت کی تمام سہولتوں سے پورا استفادہ کر کے تمام سکیموں پر عمل کیا گیا تو زرعی پیداوار بہت بڑھ جائے گی آپ نے مزید کہا اس طرح ملک اناج میں خود کفیل ہو جائے گا اور کاشتکاروں میں افلاس کا خاتمہ ہوگا۔

وزیر صنعت نے اس سلسلے میں ایشیا کے بعض دوسرے ملکوں کی مثالیں پیش کیں جہاں مشرقی پاکستان کے مقابلے میں زمین کم زرخیز ہے لیکن وہاں لوگ سال میں تین تین فصلیں اگاتے ہیں کیونکہ وہ بارشوں پر انحصار کرنے کی بجائے مشینی ذرائع سے کاشت کا طریق اختیار کرتے ہیں۔

"الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں"

چائے کافی تمباکو

بھی مخدر (نشے والی) اشیاء میں شمار ہوتی ہیں۔ مخدر اشیاء کے استعمال سے عموماً **جگر** خراب ہو جاتے ہیں!

جگر چونکہ اعضائے شریفہ میں سے ہے یہ زیادہ خراب ہو جانے پر بھی تکلیف نہیں دیتا، یہی وجہ ہے کہ اسکی اصلاح پر دھیان نہیں دیا جاتا۔ یہاں تک کہ اعصابی کمزوری، یرقان، قلت یعنی کمی خون، زردی، ہاتھ پاؤں کی جلن، پیاس کی شدت وغیرہ وغیرہ امراض ہو جاتی ہیں! اعصابی کمزوری پر ڈائریکٹ اعصاب کو طاقت دینے کے لئے ایسی ادویات استعمال کی جاتی ہیں جو عارضی طاقت دے کر اعصاب کو پہلے سے بھی کمزور اور جگر کو مزید خراب کرتی رہتی ہیں حالانکہ اصل علاج اصلاح جگر ہوتا ہے جس سے اعصاب خود بخود مضبوط ہو جاتے ہیں مذکورہ امراض رفع کرنے اور جگر کو صحیح حالت میں رکھنے کے لئے قدرت نے اپنے فضل سے عالی دوا جو فولاد اور جڑی بوٹیوں کا سفوف ہے ہمیں سنٹ پرسنٹ شفا بخشی ہے، قیمت فی شیشی مکمل کورس تین روپے علاوہ محصول ڈاک و پیکنگ

ملنے کا پتہ:- **دواخانہ رحمت** گولبازار ربوہ

نور کاجل اور سند قبول

محترم مولوی بشارت احمد صاحب امروہی فاضل مبلغ سلسلہ فرماتے ہیں:-
"میں اپنے بچوں کو نور کاجل استعمال کرواتا ہوں میں نے اسے آنکھوں کے لئے بہت مفید پایا ہے۔ نور کاجل آنکھوں کی خوبصورتی تندرستی اور علاج کے لئے بہترین تحفہ ہے بچوں، بڑوں، مردوں عورتوں سب کے لئے یکساں مفید ہے"!

تیار کردہ:- **خورشید یونانی دواخانہ** گولبازار ربوہ

قرص نور

۱۹۵۰ء سے ۱۹۶۱ء تک

* طبی دنیا کی یہ دوا عرصہ بارہ سال سے کامیابی کے ساتھ چل رہی ہے!
* ہزاروں مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔
* بے شمار تعریفی خطوط موصول ہو رہے ہیں

جملہ شکایات کمزوری خواہ کسی سبب ہو یا کتنی دیرینہ ضعف دل و دماغ دل کی دھڑکن کمزوری مثانہ پیشاب کی کثرت چہرہ کی زردی اور عام جسمانی کمزوری کا بفضلہٖ یقینی زود اثر اور مستقل علاج۔

مکمل کورس چار روپیہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

چودہ دوائیں سب کیلئے

۱۔	کیوریٹو	سب کے لئے
۲۔	بے بی ٹانک	بچوں کے لئے
۳۔	برین ٹانک	طلبہ کے لئے
۴۔	جنرل ٹانک	مصروف اور پریشان لوگوں کے لئے
۵۔	سپیشل ٹانک	کمزوروں کے لئے
۶۔	گولڈن ڈراپس	مردوں کے لئے
۷۔	سپیشل آئل	״ ״
۸۔	لیکورین	عورتوں کے لئے
۹۔	مینسلین	״ ״

حیوانات کی دوائیں

۱۔	اکسیر اپھا	اپھارہ کی دوا
۲۔	اکسیر منہ کھر	منہ کھر کی دوا
۳۔	اکسیر کنار	کنار کی دوا
۴۔	اکسیر گل گھوٹو	خناق کی دوا
۵۔	خناق روک	حفظ ماتقدم کے لئے

ان مشہور ادویات کی پوری تفصیل ہومیو پیتھی کے متعلق قیمتی معلومات اور خاص نسخہ جات کے لئے رسالہ "معلومات ہومیو پیتھی" ۲۵ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر ہم سے حاصل کریں ڈاکٹر و حکیم اور معالج حضرات مفت منگوا سکتے ہیں۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

اعلان

اہالیان ربوہ کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن دوستوں کے ذمہ ہاؤس ٹیکس یا تہہ بازاری سال ۶۰-۱۹۵۹ء یا ۶۱-۱۹۶۰ء کا بقایا ہے وہ ۱۵ اپریل ۱۹۶۱ء تک ٹاؤن کمیٹی میں ادا کر دیں اس کے بعد کوئی عذر قابل قبول نہ ہوگا نیز معاملہ قانونی کارروائی کیلئے پیش کرنے کیلئے کمیٹی مجاز ہوگی احباب مطلع رہیں!

چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ

پاکستان ویسٹرن ریلوے ...... لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

درج ذیل کاموں کے لئے نظر ثانی شدہ شیڈول پر مبنی پرسنٹیج ریٹ کے سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں جو زیر دستخطی کو ۱۸ اپریل ۶۱ء کے ساڑھے بارہ بجے دن تک پہنچ جانے چاہئیں ٹنڈر مقررہ فارم پر ارسال کئے جانے چاہئیں جو دفتر ہذا سے درج بالا تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے دستیاب ہو سکتے ہیں یہ ٹنڈر اسی روز ساڑھے بارہ بجے دوپہر کو برسر عام کھولے جائیں گے،

کام	تخمینہ لاگت معہ شرح پرسنٹیج	زر ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر کے پاس جمع کرانا ہوگا	عرصہ تکمیل کام
۱۔ پلان نمبر ۸-۱۹-F / اسٹیمیٹ نمبر ۱۱۳ آف ۶۱-۶۰) کے مطابق اوکاڑہ ریلوے اسٹیشن پر لیول کراسنگ نمبر ۱۴۶ کے نزدیک احاطہ کی دیوار کی تعمیر۔	۲۰۰۰۰	۵۰۰/-	چار ماہ
۲۔ پلان نمبر ۱-R/۱۹ F / اسٹیمیٹ نمبر ۲۴۳ آف ۶۱-۶۰) کے مطابق آئی او ڈبلیو / لاہور کے گیٹ میں ریلوے کے مال کو چوری سے محفوظ کرنے کے لئے لاہور یارڈ میں احاطہ کی دیوار اور فینسنگ کی فراہمی	۱۹۰۰۰/-	۵۰۰/-	״

وہی ٹھیکیداران ٹنڈر ارسال کریں جن کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج ہوں اور جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں وہ اپنے نام ۱۸ اپریل ۱۹۶۱ء سے قبل ہی درج کرائیں اور اپنے ساتھ کاغذات نامزدگی یعنی مالی حالت اور تجربہ کی بابت مکمل اسناد ساتھ لائیں۔

مکمل شرائط و کوائف اور ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹ پلین اور اسٹیمیٹ کسی بھی کام کے دن زیر دستخطی کے دفتر میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کی انتظامیہ سب سے کم نرخ یا کسی بھی ٹنڈر کو قبول کرنے کی پابند نہیں ہوگی ٹھیکیداروں کے لئے بہتر ہوگا کہ وہ زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر لاہور کے پاس ۱۸ اپریل ۱۹۶۱ء سے قبل ہی جمع کرا دیں ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ وہ ریٹ پورے روپوں میں تحریر کریں کسر والے ریٹ مسترد کر دیئے جا سکتے ہیں۔

ٹنڈر دہندوں کو چاہیئے کہ وہ کام کی اصل نوعیت کی بابت موقع کا معائنہ کر کے ٹنڈر دینے سے قبل ہی اپنی تسلی کر لیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور